REGD. L. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

جلد ۲ | ۱۰ تبوک ۱۳۲۷ ہش | ۵ ذیقعد ۱۳۶۷ھ | ۱۰ ستمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۰۶

125

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ تبوک ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ ثم الحمد للہ ۔

حکومتِ آزاد کشمیر نے التوائے جنگ کی تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا

اتحادی کمیشن ریاست کو انڈین یونین کے حوالے کرنا چاہتا ہے

کراچی ۹ ستمبر ۔ حکومتِ آزاد کشمیر کے نگرانِ اعلیٰ چوہدری غلام عباس اور صدر سردار محمد ابراہیم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اتحادی قوموں کے کمیشن نے کشمیر میں لڑائی بند کرانے کے متعلق جو تجویز شائع کی ہے ۔ وہ آزاد کشمیر کے لوگوں کیلئے قطعی قابلِ قبول نہیں ہے ۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ ہم نے کمیشن کی پیش کردہ تجاویز پر پوری توجہ سے غور کیا ہے ۔ ان تجاویز سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا کمیشن چاہتا ہے ۔ کہ جموں و کشمیر کی ریاست بلاچون وچرا انڈین یونین کو پیش کر دی جائے ۔ یہ امر تعجب خیز ہے کہ کمیشن نے ان پارٹیوں کی رپورٹ کا انتظار کئے بغیر جو اس نے کشمیر کے مختلف علاقوں میں حالات کا جائزہ لینے کیلئے بھیجی تھیں ۔ التوائے جنگ کی تجویز کے سلسلے میں اپنی سکیم مرتب کر لی یہانتک کہ اس نے فوجی کمیٹی کی رپورٹ کا بھی انتظار نہیں کیا ۔ کمیشن کی وہ فوجی کمیٹی جو ریاست کے مختلف علاقوں اور محاذوں کا دورہ کر چکی ہے ۔ ایسے چشم دید حالات کی بناء پر اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ ہندوستانی فوجوں کے ڈوگرہ سپاہیوں اور سکھ جتھوں کے ساتھ ملکر ریاست بھر میں کیا تباہی مچائی ہے جنانچہ اگر کمیشن اپنی سکیم مرتب کرنے سے پہلے کم از کم فوجی کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار کر لیتا تو وہ ریاست میں امن وامان قائم کرنے کی ذمہ داری کبھی اُن فوجوں کو سونپنے کے لئے تیار نہ ہوتا ۔ جو خود ریاست کے امن کو برباد کر رہی ہیں ۔ بیان کو جاری رکھتے ہوئے آزاد کشمیر کے ان زعماء نے کہا کمیشن کی تجاویز کا تیسرا حصہ جو مسئلہ کے آخری تصفیہ سے متعلق ہے حد درجہ مبہم اور معنی کے اعتبار سے تشنہ ہے اس امر پر کچھ روشنی نہیں ڈالی گئی ہے ۔ کہ عوام کی رائے کس طرح معلوم کی جائیگی اور اس کے متعلق حکومت ہند سے اس کی ذمہ داریاں کیونکر پوری کرائی جائینگی حکومتِ آزاد کشمیر کو اس سے قبل بھی حکومتِ ہند کی نیت اور ارادوں کا کافی تجربہ ہو چکا ہے ۔ اور اب وہ باعزت تصفیہ کی امید موہوم پر اپنا مستقبل خطرے میں ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہے ۔

* اُس کی اس راہ میں بین الاقوامی یا اَور کسی قسم کی روک اَور پابندی قطعاً حائل نہیں ہے ۔ چنانچہ کشمیر کمیشن کو اس کے متعلق اولین فرصت میں پوری معلومات بہم پہنچا دی گئی تھیں ۔

امتناع شراب کا حکم یکم اکتوبر سے نافذ کر دیا جائیگا

لاہور ۹ ستمبر حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبے میں امتناع شراب کی سکیم یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء سے نافذ کر دی جائے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس سکیم کے نفاذ سے حکومت کو ہر سال ۵۰ لاکھ روپے کا نقصان ہوگا ۔ امتناع شراب کی سکیم کے نفاذ سے متعلقہ نوٹیفکیشن جلد ہی جاری ہو جائینگے ۔

لاہور ۹ ستمبر اردو کے مشہور شاعر اختر شیرانی کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد آج دوپہر انتقال فرما گئے ۔

پاکستان کشمیر فوجیں بھیجنے میں بالکل حق بجانب ہے

سر محمد ظفر اللہ خاں کی اہم تصریحات

کراچی ۹ ستمبر بدھ کے روز کراچی میں پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے فرمایا ۔ ہم مئی کے اوائل میں اپنی بعض فوجیں دفاعی چوکیاں سنبھالنے کے سلسلے میں کشمیر میں داخل کرنے پر مجبور ہو گئے تھے کیونکہ ہندوستانی فوجوں کو اس سمت میں بڑھنے سے روکنا نہایت ضروری تھا کہ جس سے وہ بلاواسطہ طریق پر خاص پاکستان کی حدود سے اپنا تعلق قائم کرنے میں کامیاب ہو سکتی تھیں ۔ آپ نے فرمایا ۔ پاکستان اگر چاہتا تو گذشتہ اکتوبر میں بھی اپنی فوجیں وہاں بھیج سکتا تھا ۔ اور ایسے اقدام کے لئے اس کے پاس کافی وجہ جواز موجود تھی لیکن وہ اس امید پر رکا رہا کہ شاید باعزت سمجھوتہ کی کوئی صورت نکل آئے مگر جب تصفیہ کی امید موہوم ہوتی چلی گئیں تو بالآخر پاکستان کو بعض دفاعی چوکیاں خود سنبھالنی پڑیں ۔ آپ نے فرمایا پاکستان کشمیر میں فوجیں بھیجنے میں بالکل حق بجانب ہے ۔ اور ...

کشمیر کمیشن کیطرف سے خان لیاقت علیخاں کے اعزاز میں دعوت

کراچی ۹ ستمبر ۔ کل رات ہندوستان پاکستان کمیشن کے لیک سکس مسٹر ہڈل نے پاکستان کے وزیر اعظم خان لیاقت علیخاں کے اعزاز میں دعوت دی کمیشن کے دیگر ممبران کے علاوہ حکومتِ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی اور رابطے کے افسر مسٹر محمد ایوب بھی دعوت میں شریک ہوئے ۔

اتحادی ثالث کا عزم عمان

... ۹ ستمبر ۔ اتحادی ثالث کاونٹ برناڈوٹ جو آجکل مستقل سمجھوتہ کیلئے ایک سکیم بنانے میں مصروف ہیں اور پیرس کے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پیش کرنے کیلئے فلسطین کی صورتِ حال کے متعلق رپورٹ بھی تیار کر رہے ہیں عرب لیڈروں سے بات چیت کر رہے ہیں کل وہ شرق اردن کے دارالحکومت عمان روانہ ہو گئے جہاں وہ شاہ عبداللہ سے ...

سلامتی کونسل میں شام کی جگہ کسی اسلامی ملک کو ہی ملنی چاہیئے

سر ظفر اللہ خاں کا بیان

کراچی ۹ ستمبر ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے اسٹار کے نامہ نگار کو ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا ۔ سلامتی کونسل میں شام کی جگہ کسی اسلامی ملک کو ہی ملنی چاہیئے آپ نے یہ تو نہیں بتایا کہ کون سا ملک سلامتی کونسل میں اسلامی ممالک کی نمائندگی کرے لیکن آپ نے فرمایا کہ تمام اسلامی ممالک کو ملکر اسباب کا فیصلہ کرنا چاہیئے ۔ اگر تمام اسلامی ممالک ملکر یہ فیصلہ کریں کہ پاکستان کے علاوہ کوئی اور اسلامی حکومت دنیا کے اسلام کی نمائندگی کرے تو پاکستان ان کے اس فیصلے کو تسلیم کر لے گا ۔ اور اس کی پوری حمایت کریگا (اسٹار)

اتحادی کمیشن کے ممبران نئی دہلی روانہ ہو گئے

نئی دہلی ۹ ستمبر ۔ ہندوستان پاکستان کمیشن کے ممبران جو حکومت پاکستان سے گفت وشنید کے سلسلے میں کراچی آئے ہوئے تھے آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز نئی دہلی روانہ ہو گئے ۔ ہوائی اڈے پر حکومت پاکستان کی طرف سے حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی اور رابطے کے افسر مسٹر محمد ایوب نے کمیشن کے ممبران کو الوداع کہا ۔ نئی دہلی میں کل کمیشن کی ایک میٹنگ ہو گی جسمیں وہ آئندہ کیلئے اپنا پروگرام مرتب کریگا ۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیشن کے ممبران عنقریب سرینگر اور کشمیر کے ان علاقوں کا دورہ کرینگے جن پر ہندوستانی فوجوں کا قبضہ ہے

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر ... میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے عمل سے اہل حق کا گروہ ہونے کا ثبوت دو

"یاد رکھو کہ ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیادار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔ اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی۔ جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے۔ کہ پوچھو تم مسلمان ہو۔ تو کہتے ہیں شکر الحمد للہ۔ مگر نماز نہیں پڑھتے۔ اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمی حالت ہے خدا تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا۔ اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا۔ بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے۔ وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو۔ تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو۔ اور وہ یہی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ۔ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا۔ اور صحابہؓ نے کیا۔ قرآن شریف کی صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا۔ اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے۔ وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدم کے وقت سے شروع ہوئی ہے۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا۔ جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔ پس اس کی قدر کرو۔ اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو"

(الحکم ۲۴؍۱۷ اگست ۱۹۰۲ء)

بیعت کا حقیقی مقصد

بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے اور بیع اس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی ہے۔ سو بیعت سے یہ غرض ہے کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو معہ اس کے تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے۔ کہ تا اس کے عوض میں وہ معارف حقہ اور برکات کاملہ حاصل کرے جو موجب معرفت اور نجات اور رضامندیٔ باری تعالیٰ ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں۔ کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کر سکتا ہے۔ بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں۔ جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں۔ بیعت سے اصل مدعا یہ ہے۔ کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لے۔ جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے۔ اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو۔ اور اسی طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو اور دنیوی نابینائی سے بھی شفا پا کر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو۔ سو اگر اس بیعت کے ثمرہ دینے کا کوئی متکفل ہو۔ تو سخت بدذاتی ہو گی۔ اگر کوئی شخص دانستہ اس سے اعراض کرے۔

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲)

تعلیم الاسلام ہائی سکول

۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو کھل رہا ہے

والدین یا سرپرست بورڈران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ چونکہ موسمی تعطیلات ۱۰ ستمبر ۴۸ء تک ہیں اور ۱۱ ستمبر ۴۸ء کو سکول کھل رہا ہے اس لئے بچوں کو جلد بھیج دیں۔

نوٹ:۔ چنیوٹ کو گاڑی صرف ایک ہی آتی ہے۔ لائل پور سے سات بجے چلتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ چنیوٹ

ضرورت ہے

مقبرہ بہشتی مقبرہ میں دو کلرکوں کی فوری ضرورت ہے۔ میٹرک پاس امیدواروں کو ۳۰-۲-۵۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ قحط الاؤنس اور لاہور الاؤنس بھی دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب بہت جلد اپنی درخواستیں بھیج دیں

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وفات!

حافظ سخاوت حسین صاحب بریلوی جو موصی تھے۔ چار ستمبر کو لاہور میں فوت ہو گئے ہیں آپ کا جنازہ ۵ ستمبر کو رتن باغ لاہور میں حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے پڑھایا اور میانی قبرستان میں آپ کو امانتاً دفن کیا گیا۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ظلم کے ساتھ لی ہوئی ایک بالشت زمین بھی گلے کا طوق ہو گی

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّہٗ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

(بخاری و مسلم)

جو شخص ظلم کے ساتھ کسی کی ایک بالشت زمین بھی لے لیتا ہے۔ تو وہ قیامت کے دن اس کے لئے گلے کا طوق بنائی جائے گی۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

ہماری تبلیغی جدوجہد

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان اور ہندوستان میں ۱۳۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان نو مبایعین میں سے مبلغین سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ ۳۳ اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کی تبلیغ کے ذریعہ ۵۱ اور باقی ۴۶ نو مبایعین اپنی تحقیق کی بنا پر احمدی ہوئے۔ مبلغین اور احباب جماعت ہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں کے نام درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(انچارج بیعت)

نقشہ بیعت بابت ماہ اگست ۱۹۴۸ء

نمبر شمار	نام تبلیغ کنندہ مع پورا پتہ	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام تبلیغ کنندہ مع پورا پتہ	تعداد بیعت
(۱)	مولوی غلام احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ	۱	(۱۸)	ماسٹر عبدالعزیز صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۲
(۲)	چوہدری عبدالسلام صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ گھمناں ضلع سیالکوٹ	۲	(۱۹)	قاضی بشیر احمد صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۳
(۳)	ب۔ چوہدری نظام الدین صاحب کرنل بجگرائیں ضلع سیالکوٹ	۱	(۲۰)	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور	۲
(۴)	منشی خان مبلغ کنجروڑ ضلع سیالکوٹ	۹	(۲۱)	سید صمصام الدین سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کرڑاپلی نگریہ اسٹیٹ	۱
(۵)	نذیر احمد صاحب مبلغ چک ۲۹۹ گ ب ضلع منٹگمری	۱	(۲۲)	چوہدری محمد بوٹا چک ۲۳۳ ج ب لائل پور	۱
(۶)	مولوی نور محمد صاحب چک ۲۳۳ ج ب ضلع لائلپور	۲	(۲۳)	چوہدری رحمت علی صاحب چک ۲۳۳ ج ب لائلپور	۱
(۷)	عبدالرحیم صاحب مبلغ کوہاٹ	۲	(۲۴)	غبیر احمد صاحب بی۔ اے عزیز منزل سیالکوٹ چھاؤنی	۱
(۸)	حافظ بشیر احمد صاحب مبلغ اڈہ ضلع سرگودھا	۵	(۲۵)	ملک محمد اکبر صاحب مدراس	۲
(۹)	عبدالکریم صاحب مبلغ علی پور ضلع مظفر گڑھ	۱	(۲۶)	محمد احمد صاحب سعید حیدرآبادی	۲
(۱۰)	چوہدری محمود احمد صاحب مبلغ چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۳	(۲۷)	ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب چک سکندر ضلع گجرات	۳
(۱۱)	مہدی شاہ مبلغ بہاولپور	۱	(۲۸)	عبدالکریم صاحب معظم والی ضلع گوجرانوالہ	۶
(۱۲)	مبارک احمد صاحب ناصر مبلغ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ	۱	(۲۹)	شمس الحق مہاجر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۲
(۱۳)	مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ پونچھ	۵	(۳۰)	رفیق الدین صاحب دھاریوال ضلع گوجرانوالہ	۴
(۱۴)	مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ بہار۔ اڑیسہ	۱	(۳۱)	مولوی نور الحق صاحب ناظر آبادی جودھامل بلڈنگ لاہور	۱
(۱۵)	شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ لاہور	۱	(۳۲)	علی محمد صاحب نون خال قادیان دارالامان ضلع گورداسپور انڈین یونین	۱
(۱۶)	حوالدار نذیر احمد صاحب سپلائی ڈپو۔ کوہاٹ				
(۱۷)	ایم غلام محمد صاحب سلسلہ چوک بازار گھیانہ ضلع جھنگ				
				میزان	۸۴

روزنامہ الفضل

۱۴ ستمبر ۴۸ء

126

ہماری صنعت وحرفت

آپ جب کوئی معمولی سی استعمال کی چیز بازار خریدنے جاتے ہیں۔ مثلاً آپ نے ایک بنیان یا جرابوں کا ایک جوڑا خریدنا ہوتا ہے۔ یا بوٹ تو دوکاندار آپ کو دیسی بنی ہوئی چیزیں بھی دکھاتا ہے۔ اور امریکن اور انگریزی بھی آپ ان دونوں قسموں میں نمایاں فرق پائینگے۔ امریکن اور انگریزی چیزیں کیا بلحاظ مضبوطی اور کیا بلحاظ نفاست دیسی بنی ہوئی چیزوں سے بدرجہا بہتر ہوتی ہیں۔ اس فرق کی صرف یہی وجہ نہیں ہے۔ کہ امریکہ وغیرہ ملکوں میں بہتر مشینری ہوتی ہے۔ بلکہ اسکی زیادہ تر وجہ یہ ہے۔ کہ ہمارے صنعتی اداروں میں کام کرنے والے بے پرواہی اور بددیانتی سے کام کرتے ہیں۔ اور صرف اتنا فیصدی نفع کا دھیان رکھتے ہیں۔ مگر ان کو یہ شوق بہت کم ہوتا ہے۔ کہ مال اچھا تیار کریں۔ اور اس طرح اپنی صنعت کو فروغ دیں۔ اس طرح ہمارا کارخانہ دار نفع تو کما لیتا ہے۔ لیکن پبلک میں کوئی وجاہت پیدا نہیں کرسکتا۔ مغرب کے کارخانہ داروں کی تقلید میں ہم نے لیبل وغیرہ لگانے تو سیکھ لئے ہیں۔ لیکن ان لیبلوں میں معنے پیدا کرنا نہیں سیکھا۔ جو صرف اسی طرح ممکن ہے۔ کہ ہم مال اچھا اور پائدار تیار کریں۔ یہاں بازاری مال کی اصطلاح کے یہ معنے ہیں کہ مال نکما ہے۔ اگر کوئی شخص اچھی چیز لینی چاہتا ہے۔ مثلاً وہ ایک بوٹ لینا چاہتا ہے تو وہ سیدھا بوٹ بنانے والے کی دوکان پر جاتا ہے۔ اور اس سے آرڈر دے کر بنواتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگر ہمارے کاریگر اور کارخانہ دار چاہیں۔ تو اچھا مال بنا سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ جو مال وہ دوکانوں پر بھیجتے ہیں۔ وہ عموماً ایسا خراب ہوتا ہے کہ صرف نادان لوگ ہی اس کو خریدتے ہیں۔ اور ایسے بے پرواہ خریدار اس ملک میں عام مل جاتے ہیں۔ اس لئے کام چلتا جاتا ہے۔ اور صنعت وحرفت میں کوئی ترقی نہیں ہو رہی۔ بعض دفعہ تو مال اتنا خراب ہوتا ہے کہ شکل وصورت میں تو اچھا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ مگر جب آپ اسکو خرید کر گھر پہنچ کر استعمال کرتے ہیں۔ تو ایک بار ہی استعمال کرنے میں قلعی کھل جاتی ہے۔ مثلاً انارکلی میں آجکل آپ دیکھیں گے کہ چپہ چپہ پر لڑکے چپلیں فروخت کرتے پھر رہے ہیں۔ دیکھنے میں اچھی بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ قیمت بھی آجکل کے لحاظ سے واجبی ہوتی ہے آپ پسند کرکے ایک جوڑا خرید لیتے ہیں۔ لیکن جب لے کر آپ پہن لیتے ہیں تو ایک ہی گھنٹہ کے بعد تلے سے اوپر کا حصہ علیحدہ ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف عارضی طور پر اوپر کا حصہ تلے سے چھوٹے چھوٹے کیلوں سے پیوست کر دیا گیا تھا۔ آپ موچی سے اسکو درست کروا لیتے ہیں۔ پھر چار پانچ روز کے بعد تلے کی صورت بگڑنے لگتی ہے۔ کوئی پیچ ادھر سے جھانکنے لگتی ہے۔ تو کوئی ادھر سے آزادی حاصل کرنے کے لئے بیقرار ہوتی ہے۔ آپ موچی سے تلا بھی درست کرواتے ہیں۔ اس طرح چار پانچ روپیہ چپل پر اور اٹھ جاتے ہیں۔ عقلمند لوگ آپ سے کہیں گے کہ آپ نے ان لوگوں سے خریدی ہی کیوں؟ سوال یہ نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہمارے کارخانہ دار دیانتداری سے کام نہیں کرتے اگر اس چپل کو مناسب کیلوں سے جڑا ہوتا۔ تو کچھ زیادہ خرچ نہیں آتا تھا۔ پھر اگر پیچ یں ہی دینا تھیں۔ تو ان کو اس حساب سے دیا جاتا۔ کہ دو تین مہینے تو کم از کم اپنی جگہ سے نہ ہلتیں۔ یہ دو باتیں تھوڑی سی محنت اور نہایت خفیف خرچ سے ممکن تھیں لیکن صرف بے پرواہی اور بددیانتی کی وجہ سے ایسا نہیں کیا گیا۔ امریکن اور انگریزی سستے مال میں بھی آپ ایسا کبھی نہیں دیکھینگے یہاں مشکل یہ ہے۔ کہ دکھایا تو یہ جاتا ہے کہ چیز بہت اچھی ہے۔ اور ظاہری شکل و صورت سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے لیکن اصل میں عین اسکے متضاد ہوتا ہے۔ اس گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ ہماری صنعت حرفت کبھی ترقی نہیں کرسکتی۔ جب تک ہمارے کاریگر اور کارخانہ دار یہ لاپرواہی اور بددیانتی نہ چھوڑیں گے۔ بے شک یہ ملک غریب ہے۔ اور سستے مال کے خریدار یہاں کثرت سے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ان کے ہاتھ ایسا مال فروخت کریں۔ جو سستا ہونے کی بجائے ان کو اور بھی مہنگا پڑے۔ قیمت کے عوض ان کو قیمت تو ملنی چاہیئے۔

ہمارے ملک میں محکمہ صنعت وحرفت بھی قائم ہے۔ اس محکمہ کا یہ بھی فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ کارخانہ داروں کو دیانت داری سکھائے بلکہ انسپکٹروں کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر ایسے کارخانہ اور دوکان پر جہاں بازار میں فروخت کرنے کے لئے مال تیار ہوتا ہے جاکر مال کی جانچ پڑتال کیا کریں۔ اور اگر بازار میں کوئی ایسی چیز فروخت ہوتی ہوئی دیکھیں۔ جو کارخانوں میں تیار ہوتی ہے۔ تو اسکو بھی ملاحظہ کریں۔ اور اگر اس میں ایسا نقص دیکھیں جو کارخانہ داروں کی لاپرواہی اور بددیانتی کی وجہ سے ہو۔ تو کارخانہ دار کا پتہ معلوم کرکے اس سے باز پرس کریں۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ ابھی ہمارے ملک میں کاروباری دیانت مفقود ہے۔ جس کے بغیر کسی ملک کی صنعت وحرفت ترقی نہیں کرسکتی۔

اخبار "آزاد" کو تنبیہ

احراری اخبار "آزاد" نے اپنے اسی افتتاحیہ میں جس کا جلی عنوان ہی "فتنۂ قادیان" اس بات کا بھی انکشاف کیا ہے کہ حکومت نے ان کو تنبیہہ کی ہے کہ احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز تحریریں نشر نہ کرے۔ اشتعال انگیزی میں بھی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ اور ان باتوں کو جن کو وہ اشتعال انگیزی کے لئے استعمال کرتا ہے نہایت گھناؤنے انداز سے پھر از سر نو چھیڑا ہے۔ یہ اچھی تنبیہہ اور اس کا اچھا اثر ہے۔ کہ احراری اخبار اب کھلم کھلا دشنام دہی پر اتر آیا ہے۔ ہم ان گندی باتوں میں تو جانا نہیں چاہتے۔ جو احراریوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ یہ تو ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو راہ ہدایت دکھاوے تو دکھاوے۔ ورنہ ان کی جسارت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حکومت کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ اور اس کی تنبیہہ کی ذرا بھی پروا نہیں کرتے۔

اس افتتاحیہ میں شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی زندگی کا ایک واقعہ بیان کرکے "آزاد" نے جو نتیجہ نکالا ہے۔ اس سے سلیم الطبع لوگوں کو تو ضرور گھن ہوئی ہوگی۔ اور احراریوں کے خلاف اور بھی نفرت زیادہ ہوئی ہوگی لیکن عوام پر اس کا اثر نہایت برا پڑنے کا احتمال ہے۔

پروپیگنڈا آجکل ایک ضروری ہتھیار شمار کر لیا گیا ہے۔ لیکن جھوٹے اور سچے پروپیگنڈا میں ضرور فرق ہوتا ہے۔ جھوٹے پروپیگنڈا کا انجام آخر میں ضرور برا نکلتا ہے۔ لیکن احراری جھوٹ کو اپنا اوڑھنا بچھونا سمجھتے ہیں۔ اخبار "آزاد" لکھتا ہے:۔

"حکومت نے پہلے تو "آزاد" کو نوٹس دیا۔ اور بالآخر وارننگ دے دی۔ اس دوران میں مرزائی مبلغ اور مرزا محمود (ایدہ اللہ تعالےٰ) کے کارندے لاہور شہر میں پروپیگنڈا کرتے رہے۔ کہ وہ "آزاد" پر مقدمہ چلانے اور باقی اخبارات کا گلا گھونٹنے کا بندوبست کر رہے ہیں۔"

یہ ایک ایسا سفید جھوٹ ہے کہ جس کی حد نہیں "مرزائیوں" کو اتنی فرصت ہی کہاں ہے۔ کہ وہ آزاد جیسے عجیب وغریب اخبار کے مطالعہ کے لئے وقت نکالیں۔ اور پھر اس پر مقدمہ چلائیں۔ خاصکر جب ان کو یہ علم ہے کہ پاکستان کے باشندے خود اس اخبار اور اسکے چلانے والوں سے بیزار ہیں۔ دوسری اخباروں کا نام اس لئے لیا گیا ہے۔ کہ ان کو بھی احمدیوں کے خلاف اشتعال دلایا جائے۔

غرض ہے کہ احراریوں نے اپنا وقار پاکستان میں قائم کرنے کے لئے غلط طریق اختیار کیا ہے۔ ان کی گزشتہ زندگی اور موجودہ روش حکومت کو تنبیہہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ حکومت کو "مرزائیوں" کی آڑ لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر ان کے اعمال درست ہوتے۔ تو خود بخود ان کا وقار قائم ہوسکتا تھا۔ ہم انہیں یہی مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے دلوں کی صفائی کرکے پاکستان کی وفاداری کا حلف اٹھائیں۔ اگر وہ نیک نیتی سے ایسا کرینگے۔ تو چند ہی دنوں میں ان کے متعلق لوگوں کی رائے بدل جائے گی انسان کے لئے توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے اس کے لئے پہلا قدم جو ان کو اٹھانا چاہیئے وہ یہ ہے کہ راتوں کو جاگ کر خدا کے حضور خشوع وخضوع سے دعائیں مانگیں۔ اور اپنے پچھلے گناہوں کی معافی مانگیں۔ جب وہ اس طرح سچے دل سے توبہ کریں گے۔ تو انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔

احمدیوں کے پاس تو صرف دعا کا ہتھیار اور دعا کا ہی تحفہ ہے۔ ہم اسی کو استعمال کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ احراریوں کو نیک ہدایت دے۔ اور ان کو پاکستان کا حقیقی خیر خواہ بنا دے۔

کشمیر کمشن کی قابل اعتراض روش

اتحادی قوموں کے ہندوستان و پاکستان کمیشن نے کشمیر میں لڑائی بند کرانے کے لئے جو تجاویز پیش کی تھیں۔ وہ اب منصۂ شہود پر آچکی ہیں۔ اور ہندوستان و پاکستان کی حکومتوں نے ان کا جو جواب دیا ہے۔ وہ بھی الم نشرح ہو چکا ہے۔ اور وہ تمام خط وکتابت بھی جو اس سلسلہ میں

ہندوستان وپاکستان اور کمیشن کے درمیان ہوتی رہی ہے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ بلکہ اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ ان تمام مسودات کے مطالعہ کے بعد ایک بات جو بالبداہت ثابت ہوتی ہے یہ ہے کہ ہندوستان کی حکومت ہی نہیں بلکہ خود کمیشن بھی سلامتی کونسل کے ۲۱ اپریل والے بنیادی ریزولیوشن سے عمداً بے رخی برت رہا ہے۔ پاکستان نے التوائے جنگ کی تجاویز کو جن شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ وہ کوئی ایسی کڑی شرائط نہیں ہیں۔ کہ جن کی بناء پر کمیشن معترض ہو سکے۔ اور لڑائی بند کرانے کی راہ میں انہیں روک قرار دے سکے۔ پاکستان کی شرائط شرائط بھی نہیں۔ بلکہ اس بنیادی اصل کی یاددہانی ہیں۔ کہ جس کے ماتحت کمیشن اپنے اختیارات کو کام میں لا کر لڑائی بند کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کا یہ مطالبہ سولہ آنے درست ہے کہ ہندوستان الحاق کا سوال طے کرنے کے لئے ۲۱ اپریل کی منظور شدہ قرارداد کو تسلیم کرے۔ اس پر ہندوستان اور کمیشن کا چیں بجبیں ہونا اور یہ کہنا کہ پاکستان کی منظوری استرداد کے برابر ہے ظاہر کر رہا ہے کہ واقعی دال میں کچھ کالا ہے۔ اور نہ صرف حکومت ہند بلکہ اتحادی کمیشن بھی ۲۱ اپریل کی قرارداد کو پس پشت ڈال کر پاکستان اور حکومت آزاد کشمیر پر من مانا فیصلہ ٹھونسنا چاہتا ہے۔

اسی طرح پاکستان کا یہ مطالبہ بھی کہ کمیشن کی طرف سے بعض امور کی جو توضیحات اور تصریحات پاکستان کے روبرو رکھی گئی ہیں۔ حکومت ہند انہیں تسلیم کرے۔ اور جو تشریحات یا وعدے وعید حکومت ہند کے ساتھ کئے گئے ہیں۔ حکومت پاکستان سے ان کی منظوری لی جائے۔ کوئی خلافِ انصاف بات نہیں۔ بلکہ احتیاطاً ایک ایسی مناسب اور بروقت یاددہانی ہے جس سے چشم پوشی آئندہ چلکر کمیشن کے کئے کرائے پر پانی پھیر سکتی ہے۔ اور معاملات بجائے سلجھنے کے اور زیادہ پیچیدگی اختیار کر سکتے ہیں۔ پس تجاویز کے متعلق ہر قسم کے ابہام کو قبل از وقت دور کرنے کی ہر کوشش سعی مشکور متصور ہونی چاہیئے۔ برخلاف اس کے حکومت ہند یا کمیشن کا پاکستان کی اس نیک نیتی پر ناک بھوں چڑھانا یہ ثابت کر سکتا ہے کہ کمیشن کی اس بارے میں نیت نیک نہیں ہے۔ اور جو تشریحات اس نے پاکستان کے نمائندوں کے سامنے رکھی ہیں۔ وہ ان پر قائم رہنا نہیں چاہتا۔ اور مبہم الفاظ کی آڑ میں پاکستان کو زک پہونچانا اس کے پیش نظر ہے۔

مذکورہ بالا بحث سے قطع نظر حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ حکومت ہند اور اس کے زیر اثر کمیشن سلامتی کونسل کی ۲۱ اپریل والی قرارداد سے عمداً بے رخی برت رہا ہے۔ ورنہ وہ پاکستان کی شرائط کو منظور کر لینے میں یوں ہچکچاہٹ محسوس نہ کرتا۔ طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ انحراف کیا ہے۔ اور کمیشن کے پاس اس کی کیا وجۂ جواز ہے؟

باہمی خط وکتابت سے اس انحراف اور اس کی وجوہات پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ کمیشن ۲۱ اپریل والی قرارداد کی سراسر خلاف ورزی کرتے ہوئے اس بات کا مطالبہ کر رہا ہے۔ کہ التوائے جنگ کے فوراً بعد فوجیں واپس بلائی جائیں۔ اور رائے شماری کے انتظامات اور عبوری حکومت کی نوعیت کے متعلق تفصیلاً بعد میں گفت وشنید کی جائے۔ حالانکہ ۲۱ اپریل والی قرارداد میں التوائے جنگ کے بعد فوجوں کے انخلاء کو عبوری حکومت اور رائے شماری کے انتظامات کے متعلق آخری تصفیہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ برخلاف اس کے کمیشن ان اہم امور کے متعلق باہمی مشورہ سے آخری فیصلہ کئے بغیر فوجیں واپس بلا لینے پر زور دے رہا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ کمیشن نے التوائے جنگ کی تجاویز میں رائے شماری کے انتظامات اور عبوری حکومت کے قیام کا ذکر نہایت سرسری الفاظ میں کیا ہے۔ اور اس کے متعلق کسی قسم کا معین وعدہ کرنے سے پہلوتہی برتی ہے اس لئے پاکستان کو یہ ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ وہ مطالبہ کرے۔ کہ حکومت ہند پہلے ۲۱ اپریل والی قرارداد کے اس حصہ کو تسلیم کرنے کا اعلان کرے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ فوجیں واپس بلا لینے کی صورت میں تجاویز کے موجودہ مبہم الفاظ سے وہ ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ کمیشن کا پاکستان کی اس شرط پر معترض ہونا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ یہ صورت حال ضرور رونما ہو گی۔ کیونکہ ۲۱ اپریل والی قرارداد سے ذرہ بھر انحراف آئندہ اس کے نافذ العمل ہونے کے بطلان پر دلالت کر سکتا ہے۔

کمیشن نے ۲۱ اپریل والی قرارداد کی پاکستانی توجیہہ نہ ماننے کی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ پاکستانی فوجوں کے کشمیر میں داخل ہو جانے سے صورت حال مادی اور بنیادی طور پر پہلے کی نسبت مختلف ہو گئی ہے۔ اور اب ۲۱ اپریل والے ریزولیشن پر کما حقہ عمل ممکن نہیں رہا ہے۔ اس سے طبعی طور پر پاکستان کے شبہات اور زیادہ قوی ہو جاتے ہیں اس لئے کہ پاکستانی فوجوں کا کشمیر میں داخلہ انتہائی مجبوری کی حالت میں روا رکھا گیا ہے لیکن کمیشن ان نہائت قوی وجوہات پر دھیان دینے کے لئے تیار نہیں ہے، جو پاکستانی فوجوں کی مداخلت کی اصل ذمہ دار ہیں۔ اس سے بڑھ کر ہٹ دھرمی اور حق وانصاف کا خون اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ کشمیر کی جانب سے پاکستانی حدود میں ہندوستان کی متواتر بمباری اور قبائلی علاقے کے باغی عنصر سے سازش کر کے پاکستان پر حملہ کرا دینے کے منصوبے تو صورت حال میں کسی قسم کی بنیادی تبدیلی پیدا کرنے کے موجب قرار نہ پائیں۔ لیکن ان کے نتیجہ میں پاکستان کا اپنی سرحدوں کی حفاظت کے پیش نظر عملی اقدام کرنا کشمیر کی صورت حال میں مادی او بنیادی تبدیلی پر محمول کیا جائے۔ کمیشن کی اس روش سے اس کی غیر جانبداری پر حرف آتا ہے۔ اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ کمیشن اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے ناانصافی پر اتر آیا ہے۔ جب جنگ کشمیر کی آڑ میں خاص پاکستان کے خلاف حکومت ہند کی جارحانہ روش صورت حال پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ تو یقیناً پاکستان کا اسی کی بروقت روک تھام کے لئے اپنی بعض فوجوں کو آزاد کشمیر کی دفاعی چوکیاں سنبھال لینے کا حکم دینا صورت حال پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔ اور محض اس کی آڑ میں کمیشن کا ۲۱ اپریل والی قرارداد سے بے رخی برتنا انتہائی افسوسناک ہے اور اس پر پاکستان کا اعتراض بالکل بجا اور درست۔ پھر سلامتی کونسل کا یہ کہہ کر ہنگامی اجلاس کے انعقاد کی تجویز کو مسترد کر دینا کہ کشمیر کی صورت حال میں کوئی ایسی تبدیلی رونما نہیں ہوئی ہے۔ کہ جس پر ہنگامی اجلاس بلایا جائے اس بات کا بین ثبوت ہے کہ پاکستان اپنے نظریہ میں بالکل برحق ہے اور کمیشن کی موجودہ روش کو صحیح ثابت کرنے کے لئے کوئی قانونی یا اخلاقی جواز پیش نہیں کیا جا سکتا۔

اب کمیشن نے مسئلہ کشمیر کو حل کرنے میں ۲۱ اپریل کی قرارداد سے روگردانی اختیار کر کے حکومت آزاد کشمیر اور قبائلیوں کو اس بات کا مکلف نہیں چھوڑا ہے۔ کہ وہ ضرور ہی لڑائی بند کر دیں انہیں نظر آ رہا ہے کہ لڑائی بند کرانے کے بعد انہیں فوری طور پر اس امر کا تصفیہ ہوئے بغیر کہ عبوری حکومت اور رائے شماری کے کیا انتظامات ہونگے اپنی فوجیں کشمیر سے ہٹانی پڑینگی اس لئے وہ کبھی جنگ بند کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ اور یہ معاملہ بالآخر تلوار کے ذریعہ ہی حل ہو گا۔ ہمارے خیال میں اس صورت حال کے پیدا کرنے کی تمام ذمہ داری خود کمیشن پر عائد ہوتی ہے۔ اور سچ پوچھیئے تو ۲۱ اپریل والی قرارداد سے ہٹ جانے کے بعد کمیشن کی قانونی حیثیت اور اس معاملے کو سلجھانے کے اختیارات خود بخود زائل ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک کمیشن کی قانونی حیثیت کا تعلق ہے۔ وہ ۲۱ اپریل کی قرارداد کے اندر رہتے ہوئے ثالثی کے فرائض انجام دے سکتا ہے اور اگر اس کے نزدیک یہ امر ممکن نہیں ہے۔ تو پھر اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے۔ کہ وہ سلامتی کونسل کے سامنے اس فرض کو کما حقہ ادا نہ کر سکنے کا عذر پیش کرتے ہوئے اپنے اس عہدہ منصبی سے دستبردار ہو جائے۔

ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ حکومت پاکستان نے حالات کا صحیح جائزہ لینے میں انتہائی دوربینی اور عاقبت اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ التوائے جنگ کی تجاویز کو مشروط طور پر منظور کر کے کمال دانشمندی اور حسن تدبر کا اظہار فرمایا ہے اور اس طرح کمیشن کی غیر جانبداری کے ڈھول کا پول کھول کر رکھ دیا ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

قادیان سے جُدائی کے تین برس

سوئٹزرلینڈ سے احمدی مبلغ کے تاثرات

از جناب شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ احمدیت سوئٹزرلینڈ

ابھی جنگ جاری تھی۔ جرمن ہتھیار ڈال چکا تھا۔ لیکن جاپان تاحال نبردوں پر تھا۔ دنیا نے ایٹم بم کا نام بھی نہ سنا تھا سائنسدان اس غایت درجہ بربادی انگیز ہتھیار کی تیاری میں مشغول تھے۔ سمندر و فضا میں زمانہ جنگ کی عائد کردہ پابندیاں اور نقل و حرکت کے متعلق فوجی قوانین کا نفاذ تھا۔ جہازوں کی آمد و رفت۔ ان کے تمام مقام قیام۔ غرضیکہ سب کچھ فوجی راز شمار ہوتا تھا۔ ان دنوں میں خاکسار کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ موجودہ گروہ مبلغین میں سے سب سے پہلے خاکسار یورپ کی طرف بغرض تبلیغ حق روانہ ہو۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قادیان میں مسجد مبارک میں نماز مغرب کے بعد منعقد ہونے والی مجلس عرفان میں مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۴ء کو خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ خاکسار انگلستان جانے کی تیاری میں مشغول ہو جائے۔ اور پاسپورٹ و دیگر کاغذات تیار کرالے۔ اس تیاری کے مختلف مراحل میں سے گزرنے پر مہینوں صرف ہو گئے۔ آخر ۲۱ جولائی ۱۹۴۵ء کا دن آیا۔ جب کہ خاکسار کو قادیان کی مبارک بستی کو چھوڑنا پڑا۔ گو یہ جدائی ابتداءً چند دن کی جدائی خیال کی گئی۔ لیکن عملاً یہی آخری الوداع تھا جو خاکسار نے مدینۃ المسیح کو کہا۔ کیونکہ بعد میں آنے والے واقعات نے مجھے اپنے سب پروگرام ملتوی کر کے بغیر قادیان آئے سندھ سے سیدھا بمبئی پہنچنے پر مجبور کر دیا آج کہ قادیان سے دوری کے تین برس کے عرصہ کو مکمل کرتا ہے بہت سی باتیں یاد آ رہی ہیں۔ جنہیں اختصار کے ساتھ قلمبند کرنے کی کوشش کرتا ہوں

جب لگاتار کوششوں کے بعد جہاز میں جگہ حاصل کرنے کا مشکل ترین مرحلہ جولائی میں طے ہو گیا تو خاکسار کو علم دیا گیا کہ آئندہ جہاز غالباً ستمبر کے مہینہ میں روانہ ہو گا۔ خاکسار نے پیارے آقا کی خدمت میں عرض کر کے چند دنوں کے لئے سندھ جا کر والدین و دیگر عزیزان سے ملنے کی اجازت حاصل کی۔ اور ۲۱ جولائی کی صبح کو قادیان سے روانہ ہو کر ۲۳ جولائی کو کنری سندھ پہنچا۔ کچھ دن ارد گرد کی احمدی اراضیات میں اپنے عزیزوں اور دوستوں اور بزرگوں سے ملاقات کرتا رہا۔ خیال تھا اور بظاہر حالات اسی کی تائید میں تھے کہ سندھ سے واپس قادیان جاؤں گا۔ اور سفر انگلستان کی تیاری کروں گا۔ پھر پیارے آقا سے ڈلہوزی جا کر ملاقات کروں گا۔ اور ستمبر تک جہاز روانہ ہو جائے گا۔ اس بناء پر سفر کی تیاری پر تاحال ایک لحظہ بھی صرف نہ کیا تھا۔ اور نہ ہی اس کے لئے وقت میسر آیا تھا کہ اچانک ۲۹ جولائی کو شام کے وقت دو لمبی تاریں موصول ہوئیں۔ ایک تو جہاز والوں کی طرف سے تھی۔ اور دوسری دفتر تحریک جدید کی طرف سے ان میں لکھا تھا کہ یکم اگست تک بمبئی پہنچنا ضروری ہے۔ حضور کی طرف سے تاکیدی ارشاد تھا کہ بہر صورت بمبئی پہنچا جائے اب حالت یہ تھی کہ آخری گاڑی جو کنری سے بروقت بمبئی لے جا سکتی تھی۔ وہ تاروں کے ملنے سے قبل نکل چکی تھی۔ اور سارا سامان۔ کتب۔ پارچات۔ حتیٰ کہ پاسپورٹ بھی قادیان میں پڑا تھا۔ اسی وقت قادیان اور جہاز والوں کو تاریں دی گئیں۔ اور ہم سب اس سوچ میں مشغول ہو گئے۔ کہ کس طرح بمبئی پہنچا جائے۔ خیالات کے ہجوم میں سب پر غالب یہ فکر اور افسوس تھا کہ پیارے آقا سے ملاقات نہ ہو سکے گی۔ آخر یہ فیصلہ کیا گیا کہ صبح موٹر پر پتھورو جنکشن تک جایا جائے اور وہاں سے مین لائن پر ڈاک گاڑی میں سوار ہو کر بمبئی پہنچوں۔ اس غرض کے لئے ناصر آباد میں پیغام بھجوایا گیا۔ اور برادرم مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب نے راتوں رات بہت سے مزدور لگا کر سڑک کا ایک درمیانی ٹکڑا قابل گذر بنایا۔ چنانچہ اگلے روز اسی حالت میں اپنے لمبے سفر پر روانہ ہوا۔ آج تین سال گذرنے کے باوجود احباب جماعتہائے کنری اور ناصر آباد کی ہمدردی اور اخلاص کا نقشہ آنکھوں کے سامنے ہے خدا تعالےٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار یکم اگست کی صبح کو بمبئی پہنچا۔ برادرم مکرم عطاء الرحمٰن صاحب واقف تحریک جدید (حال مبلغ فرانس) وہاں موجود تھے اور قادیان سے ازراہ تعاون و شفقت خاکسار کا سامان ساتھ لائے تھے۔ ان کی نیز احباب بمبئی کی مدد سے جلدی جلدی کچھ تیاری وہاں کی۔ واقفین تحریک جدید نے خاکسار کو الوداعی پیغام بذریعہ تار بھجوایا اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے تار آئی۔ حیدر آباد دکن سے مکرم سیٹھ محمد اعظم و معین الدین صاحبان کی طرف سے دعائیہ تار موصول ہوئی۔ واقفین تحریک جدید کی طرف سے بمبئی میں ہی مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے ایڈریس پڑھا۔ اور بمبئی کی مجلس خدام الاحمدیہ نے بھی اسی رنگ میں عزت افزائی کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

دل میں بار بار قادیان کی یاد آ رہی تھی۔ اور اس یاد کا محور پیارے آقا سے جدائی اور اس انوکھے رنگ کی جدائی کا خیال تھا۔ لیکن بہر حال اپنے فرض کی ادائیگی میں بظاہر تلخ گھونٹ بھی پینا تھا۔ پیارے آقا کی خدمت میں الوداعی تار دعا کی درخواست کے ساتھ دیگر احباب جماعت سے "الفضل" کے نام چند سطور کے ذریعہ الوداع ہو کر خاکسار ۱۲ اگست کو جہاز پر سوار ہو گیا ۲۴ اگست ۱۹۴۵ء کو خاکسار نے لندن پہنچ کر ۶۳ میلروز روڈ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ قبل اس کے کہ دروازہ کھلتا ایک انگریز صاحب مکان کے احاطہ میں داخل ہوئے اور دیکھتے ہی مجھے السلام علیکم کہا اور پوچھا کہ قادیان سے آئے ہیں؟ خاکسار کو بے انتہا مسرت اور حیرت بھی ہوئی۔ یہ پہلے انگریز احمدی صاحب تھے۔ جن سے انگلستان میں خاکسار کی ملاقات ہوئی۔ ان کا نام مسٹر بلال نٹل ہے۔

بعدہ مکرم جناب مولوی جلال الدین شمس صاحب امام مسجد لندن سے ملاقات گونہ خوشی اور اطمینان قلب کا باعث ہوئی

انگلستان میں خاکسار کو ایک سال اور قریباً دو ماہ ٹھہرنے کا موقعہ ملا ابتداً مکرم مولوی صاحب کی معیت میں اور پھر دوسرے مبلغین کی آمد پر تبلیغ کے کام میں حسب ہمت مشغول رہا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں لندن یونیورسٹی میں بھی داخل ہو گیا۔ اور آنرز کورس کی پڑھائی کرتا رہا

اگست ۱۹۴۶ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین کی طرف سے یہ ارشاد بذریعہ تار موصول ہوا کہ خاکسار برادران مولوی غلام احمد بشیر اور چوہدری عبداللطیف صاحبان کی معیت میں سوئٹزرلینڈ چلا جائے۔ چنانچہ اس دوسرے سفر کی تیاری شروع ہوئی اور مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو ہم تینوں سوئٹزرلینڈ کے لئے روانہ ہوئے۔ پیرس میں ٹھہر کر مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب اور مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی اور ۱۳ اکتوبر کو زیورک پہنچے۔ اس وقت سے لیکر اب تک خاکسار سوئٹزرلینڈ میں ہے برادران لطیف و بشیر صاحبان نومبر ۱۹۴۷ء سے ہالینڈ حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت جا چکے ہیں اور خاکسار ۸-۹ ماہ سے یہاں اکیلا ہے۔

گذشتہ ایام میں اللہ تعالےٰ نے اپنا ایک اور احسان یوں فرمایا کہ خاکسار کو تبلیغ و تربیت کے لئے جرمنی جانے کا موقعہ ملا۔ جرمنی کی فوجی حکومت نے کچھ دنوں کے لئے اس امر کی اجازت دی اور خاکسار مورخہ ۱۱ جون کو ہیمبرگ پہنچا۔ دس روز کے اندر وہاں کے جرمن احمدی احباب سے ملاقات کی۔ ضروری امور میں رہنمائی کرنے کا موقعہ ملا۔ تبلیغ کے مواقع میسر آئے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے اس رنگ میں بھی باوجود ذاتی کمزوریوں کے اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ۔ خاکسار جس وقت یورپ میں پہنچا ہے تو ہمارے واقفین بھائیوں کے گروہ میں سے تاحال یہاں کوئی نہیں پہنچا تھا۔ بلکہ سب تیاریوں میں مشغول تھے خاکسار نے یورپ کے تین ممالک (انگلستان سوئٹزرلینڈ جرمن) کی سرزمینوں پر تبلیغ کی غرض سے قدم رکھتے وقت یہ دعا کی کہ خدا تعالےٰ ان ممالک میں احمدیت کو جلد پھیلائے روحانی رنگ میں ہر سرزمین کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا اور خدا تعالےٰ سے اس رنگ میں دعا کی کہ وہ میری اس تبلیغ میں وہی اثر پیدا کرے جو بچہ کے کان میں دی جانے والی اذان کا اثر سمجھا جاتا ہے۔ آمین

یہ ہے قادیان کی مبارک بستی سے جدائی کا تین سالہ عرصہ۔ اس عرصہ میں حیرت انگیز انقلابات پیش آئے ہیں۔ بہت سی محبوب اور بزرگ ہستیاں جن سے گلشن احمد کو رونق تھی۔ اس عرصہ میں ہم سے جدا ہو گئی ہیں جنہیں ہم واپسی پر کسی صورت بھی نہ دیکھ سکیں گے۔ بعض عزیز اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ واقفین کی جماعت میں سے بہت سے احباب کو اس قسم کے ذاتی صدمات پہنچے ہیں۔ میں اپنے نہایت ہی پیارے اور عزیز

بھائی منیر احمد کی المناک وفات کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جن کی وفات کی اطلاع ۲۰ اگست کو لندن میں بذریعہ تار ملی مرحوم کی عمر ۱۵ برس اور ایک دو کم ساڑھے ماہ تھی۔ اور سب بھائیوں بہنوں سے زیادہ سمجھدار۔ ذہین اور محبت کرنے والا وجود تھا۔ مجھے زیادہ غم اس وجہ سے بھی ہوا کہ روانگی کے وقت باقی سب بہنوں بھائیوں میں سے صرف منیر ہی سے میری ملاقات نہ ہو سکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون عجب توارد ہے۔ کہ ۲۰ اگست کو ہی خاکسار کو حضرت امیر المومنین کی طرف سے سوئٹزر لینڈ جانے کا تار آیا۔

پھر اس کے علاوہ استاذ المکرم حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی وفات ہم سب واقفین کے لئے بالخصوص ایک صدمۂ عظیمہ کی اطلاع تھی۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب (اللہ تعالےٰ ان سب بزرگوں کے درجات بلند فرمائے آمین) کے وصال کی اطلاع ہمارے لئے مصیبت کے نئے پیغامات تھے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آئندہ اس قسم کے صدمات سے بچائے اور جماعت کے قیمتی وجودوں کا سایہ ہمارے سروں پر لمبا کرے آمین

خود قادیان کی بستی جن تغیرات سے گذری ان کا اندازہ ہم باوجود ان تفصیلی اطلاعات کے جو ہمیں پیہم پہنچتی رہیں صحیح طور پر کرنے سے قاصر ہیں۔ آج قادیان اس سے بہت یاد آ رہا ہے۔ جتنا کہ عام حالات میں یاد آتا۔ آج یہ جدائی بہت زیادہ دو بھر معلوم ہو رہی ہے۔ آج پیارے وجودوں سے ملنے کی خواہش زیادہ زور کے ساتھ پیدا ہو رہی ہے۔ لیکن ہم ایک بے کسی کی حالت میں ہیں۔ گذشتہ سال کے خونیں واقعات میں قادیان میں موجود ہونے کی شدید خواہش تھی۔ حتیٰ کہ بسا اوقات ہم رات کے وقت خواب کی حالت میں قادیان ہوتے اور بیدار ہونے پر اپنے آپ کو ہزاروں میل دور پا کر یوں محسوس ہوتا۔ جیسے کسی پرندہ کے پر کاٹ کر اسے پنجرہ میں بند کر دیا گیا ہو۔ اے خدا! تو ہمیں اس مقدس اور عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے کی توفیق بخش جس کے لئے یہ جدائی اختیار کی ہے۔ اور اس مشن کی تکمیل کے قابل بنا کہ قادیان کا لفظ جس کو ظاہر کرتا ہے اور گو ہم جسمانی طور پر قادیان اور پیارے آقا سے ہزاروں کوس دور ہیں۔ لیکن روحانی طور پر ہمیں ان کے قریب ہی رکھیئو کہ ہم اس دوہری دوری کو برداشت نہ کرسکیں گے۔

زکوٰۃ اور اسکی حکمت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"زکوٰۃ وہ خرچ ہے۔ جو قرآن کریم میں فرض کیا گیا ہے اور اسکی حکمت یہ بتائی گئی ہے کہ تمام انسانوں کی دولت دوسرے لوگوں کی مدد سے کمائی جاتی ہے اور اس کمائی میں بہت دفعہ دوسروں کا حق شامل ہوتا ہے جو باوجود انفرادی طور پر دوسروں کا حق ادا کر دینے کے پھر بھی دولتمند کے مال میں باقی رہ جاتا ہے۔ مثلاً ایک مالدار آدمی ایک کان سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ کان کے مزدوروں کو ان کی مزدوری پوری طرح ادا بھی کر دے۔ تو بھی وہ جو کچھ ان کو ادا کرتا ہے وہ ان کی مزدوری ہے۔ مگر قرآنی تعلیم کے مطابق وہ لوگ بھی اس کان میں حصہ دار تھے۔ کیونکہ قرآن کریم بتاتا ہے۔ کہ دنیا کے سب خزانے تمام بنی نوع انسان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں نہ کہ کسی خاص شخص کے لئے۔ .... پس مزدوری ادا کر دینے کے بعد بھی حق ملکیت جو مزدوروں کو حاصل تھا ادا نہیں ہوتا۔ اسکی ادائیگی کی یہ صورت ہو سکتی تھی کہ ان مزدوروں کو کچھ زائد رقم بھی دی جائے۔ مگر اس سے بھی وہ حق ادا نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اس طرح ان چند مزدوروں کو تو ان کا حق ادا ہو جاتا۔ مگر باقی دنیا بھی تو اس میں حصہ دار تھی ان کا حق ادا ہونے سے رہ جاتا۔ پس اسلام نے یہ حکم دیا کہ اس قسم کی کمائی میں سے کچھ حصہ حکومت کو ادا کیا جائے۔ تاکہ وہ اسے تمام تمام لوگوں پر مشترک طور پر صرف کرے۔

اسی طرح زمیندار جو زمین میں سے اپنی روزی پیدا کرتا ہے گو اپنی محنت کا پھل کھاتا ہے۔ مگر وہ اس زمین سے بھی تو فائدہ اٹھاتا ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے بنائی گئی تھی۔ پس اسکی آمد میں بھی ایک حصہ حکومت کو قرآن کریم دلواتا ہے۔ تاکہ تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے اسے خرچ کیا جائے۔ اسی طرح تجارت کرنے والا بظاہر اپنے مال سے تجارت کرتا ہے۔ لیکن اسکی تجارت کا مدار ملکی امن پر ہے اور اس امن کے قیام میں ملک کے ہر شخص کا حصہ ہے۔ پس اس حصہ کو دلانے کے لئے اسکے مال پر بھی اسلام نے زکوٰۃ مقرر کی ہے۔ تاکہ حکومت کے ذریعہ سے باقی لوگوں کا حق ادا ہو جائے۔ اس طرح جو شخص مال جمع کرتا ہے۔ اسکے مال جمع کرنے کی وجہ سے دوسرے لوگ اس مال سے نفع حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جو اس مال میں ازل سے شریک کئے گئے تھے۔ پس اس مال پر بھی شریعت نے زکوٰۃ مقرر کی ہے۔ گو جس وقت وہ مال کمایا گیا تھا۔ اس پر زکوٰۃ دی گئی تھی۔ لیکن پہلی زکوٰۃ تو اس حق کے بدلہ میں تھی۔ جو اس مال میں دوسروں کو حاصل تھا اور دوسری زکوٰۃ اس وجہ سے ہے کہ اس مال کو بند رکھنے کی وجہ سے وہ اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم کر دئے گئے۔

زکوٰۃ کے یہ تمام احکام قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں اور بعض کی تشریح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام سے ہوتی ہے۔ اس جگہ زکوٰۃ کے اس اجمالی حکم کی طرف اشارہ کرنا کافی ہے۔ جس میں اس حکم کی حکمت کو بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔ خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها (توبہ رکوع تیرہ ۱۳) یعنی تمام ان مومنوں سے جو اسلامی حکومت تلے رہتے ہیں۔ صدقہ سے اس طرح تو ان کے دلوں کو پاک کریگا۔ اور ان کے مالوں کو بھی دوسرے لوگوں کے مالوں کی ملونی سے صاف کر دے گا۔ اور قومی ترقی کے سامان پیدا کریگا صدقہ سے مراد اسجگہ زکوٰۃ مفروضہ ہے۔ یہ لفظ صدقہ کے علاوہ ان متعدد معنوں کے جن معنوں میں کہ یہ اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے اور بہت سے معنوں میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ جن میں سے ایک زکوٰۃ مفروضہ بھی ہے۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ بغیر اس قسم کی زکوٰۃ لینے کے لوگوں کے مال پاک نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جب تک لوگوں کا حق ادا نہ ہو مال پاک نہیں ہو سکتا۔ اور نہ مالدار کا تقویٰ مکمل ہو سکتا ہے۔ یہ زکوٰۃ حکومت لیتی ہے۔ اور اسی کی معرفت خرچ ہو سکتی ہے۔ یا حکومت نہ ہو تو اسلامی نظام اسکے وصول کرنے اور خرچ کرنے کا حقدار ہے۔ جیسے کہ خذ یعنی لے لفظ سے ظاہر ہے۔"

پس ایسے احباب کو جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے صاحب نصاب بنایا ہے۔ چاہیئے کہ وہ مطابق شریعت اسلامیہ زر زکوٰۃ ادا کر کے حقداران کو حق پہنچانے والے بنیں جو کسی نہ کسی رنگ میں انکے مال میں حصہ دار ہیں۔ (نظارت بیت المال)

اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں بھجوائیں

کیونکہ آپ کے اس قومی کالج میں

(۱) بچوں کی تربیت کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

(۲) دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔

(۳) بچوں کی انفرادی بہبود میں اساتذہ ذاتی طور پر دلچسپی لیتے ہیں۔

۴۔ آپ کے بچے اسلامی ماحول میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

بیرونجات سے آنے والے طلباء کے لئے ہوسٹل میں رہائش کا انتظام ہے

ایف اے ایف ایس سی۔ بی اے بی ایس سی اور ایم اے اردو کی جماعتوں میں داخلہ انشاء اللہ یکم اکتوبر سے دس اکتوبر تک ہوگا۔ مزید کوائف کے لئے پراسپکٹس طلب فرمائیے۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

امتیازی نشان

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

"جماعت احمدیہ نے ایک نیا عہد خدا تعالےٰ سے باندھا ہے اور نئے عہد اور پرانے عہدوں سے زیادہ راسخ ہوتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے سامنے اعلان کیا ہے کہ ہم اسلام کی خدمت کریں گے۔ اور ہم اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کر کے اسلام کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے پر گاڑ دیں گے جب تک اپنے عمل سے وہ یہ ثابت نہیں کر دیتے۔ کہ ان میں سے ہر مرد اور ہر عورت اس عہد کے مطابق اپنی زندگی بسر کر رہا ہے۔ جب تک وہ یہ ثابت نہیں کر دیتے کہ اسلام کے لئے فدائیت اور جان نثاری کا جذبہ ان کا ایک امتیازی نشان ہے اور وہ اپنی ایک ایک حرکت اس جذبہ کے ماتحت رکھیں گے۔ اسوقت تک ان کا یہ دعویٰ کہ ہم اسلام کی خدمت کیلئے کھڑے ہوئے ہیں ایک باطل دعوےٰ ہو گا۔" (قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں)

پس ہر وہ احمدی مرد اور ہر وہ احمدی عورت جو اسلام کیلئے فدائیت اور جان نثاری کے جذبہ کو اپنا ایک امتیازی نشان ثابت کرنا چاہتا ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی جائداد۔ اپنے مال اور اپنی آمد کی اسلام کی اشاعت کیلئے وصیت کرے اور پھر اپنی زندگی کو ایک صادق اور کامل راستباز کی طرح گذارے مبارک ہیں وہ لوگ جو نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنی زندگیاں [illegible]

نئے مرکز کیلئے ضرورت

ہمارے نئے مرکز کی تعمیر کا کام انشاء اللہ جلد شروع ہو رہا ہے اس ضمن میں معمار مستری۔ نلکہ لگانے والے۔ بڑھئی و مزدور حضرات اپنے مکمل پتہ جات فوری طور پر سیکرٹری تعمیر کمیٹی مرکز پاکستان" نظارت بیت المال جودھامل بلڈنگ کو بھجوا دیں تا ضرورت پر ان کو بلوایا جا سکے نیز ایسے احباب بھی اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں جو اینٹوں کیلئے بھٹہ تیار کرنا چاہیں (نظارت بیت المال)

کراچی سے کریانہ و کپڑا

اگر آپ کراچی سے کریانہ۔ کپڑا یا منیاری منگوانا چاہتے ہیں تو ہماری معرفت منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ اس میں آپ کا فائدہ ہے ہمارا بنیادی اصول

دیانتداری ہے

تشریف لائیں یا ایک کارڈ لکھ کر مختلف اشیاء کے نرخ منگوائیں اور فائدہ اٹھائیں
(چوہدری) عزیز الدین اینڈ سنز کمیشن ایجنٹ اکبر علی حسن علی بلڈنگ کھوڑی گارڈن کراچی

اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں

سلسلہ کی کتابوں کا مطالعہ ہی کافی نہیں۔ جب تک کہ اس پر صحیح معنوں میں عمل نہ کیا جائے اس لئے ان کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک گذشتہ خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ۱۵ منٹ نفس کا محاسبہ کرتے رہیں اور ذیقعد اپنے ... نفس سے اس کے متعلق سوال کرتے رہا کریں۔ جس سے وہ نیک کاموں میں آگے بڑھیں گے اور برے کاموں سے ان کا نفس انہیں ملامت کرے گا۔ اور یہ خود اپنی اصلاح کرنے کا ایک بہترین گر ہے۔ جو دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے (نظارت اصلاح و ارشاد)

احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات

معہ جواب
منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ
کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

ضرورت سرمایہ!

ایک چلتے ہوئے کاروبار میں لگانے کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ جو دوست ایک ہزار روپے سے پانچ ہزار روپے تک لگا سکتے ہوں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ ہر ماہ معقول منافع دیا جائے گا۔
"ع" معرفت الفضل
۳۰ میکلیگن روڈ۔ لاہور

اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مرزا عبد اللہ جان سب جج صاحب بہادر درجہ اول پشاور

سردار نور علی خان ولد سردار غلام حیدر خان سکنہ محلہ مقبرہ شیخ اسلام گنج شہر پشاور سائل
بنام:- سردار سعادت مہدی خان وغیرہ۔ مسئول الیہم

درخواست استجازت بصیغہ مفلسی برائے صدور ڈگری دخلیابی بذریعہ تقسیم نسبت جائداد

اشتہار بنام:- سردار سخاوت مہدی خان، انسپکٹر پولیس ہوشیار پور ضلع سرگودھا۔ سردار کاظم علی خان اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس نوشہرہ۔ سردار محمد یحییٰ خان ولد سردار سعادت علی خان کپتان بلوچ پلٹن رجمنٹ کوئٹہ۔ مسماۃ اختری بیگم زوجہ سردار علی خان انسپکٹر پولیس کراچی کارخاص۔ افغان منجانب فرانٹیر۔ مسماۃ کفایت سلطان بیوہ سردار سعادت علی خان معرفت سردار آغا محمد علی خان کپتان پولیس ضلع قصور۔ سردار رحمت علی خان ولد سردار سعادت حسین خان جمعدار فوجی راشننگ سپلائی ایبٹ آباد۔ مسماۃ حمایت بیگم زوجہ سردار راحت علی خان جمعدار فوجی راشننگ سپلائی ایبٹ آباد۔ مسماۃ حمایت بیگم زوجہ سردار راحت علی خان جمعدار فوجی راشننگ سپلائی ایبٹ آباد۔ سردار حیدر بیگ خان ولد سردار سعادت حسین خان معرفت سردار راحت علی خان جمعدار فوجی راشننگ سپلائی ایبٹ آباد۔ مسماۃ بی بی حمرہ بیگم بیوہ سردار سعادت حسین خان معرفت سردار راحت علی خان جمعدار فوجی راشننگ سپلائی ایبٹ آباد۔ مسئول الیہم۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں کئی دفعہ نوٹس ہائے طلبی بنام مدعا علیہم عدالت ہذا سے جاری ہو چکے ہیں۔ مگر مدعا علیہم پر معمولی طریقہ سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا جملہ مدعا علیہم مذکورہ بالا کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ برائے پیروی مقدمہ اصالتاً۔ وکالتاً۔ مختارتاً مورخہ ۹/۴۸ ۔۲۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی کریں ورنہ بصورت غیر حاضری ان کے برخلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔ آج مورخہ ۹/۴۸ ۲ کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا

مہر عدالت — دستخط حاکم

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد سب جج صاحب درجہ اول گوجر خاں

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۱۰۰/۴۸ نذیر حسین نابالغ ولد نیاز قوم ... محمد شریف برادر
بنام شودرشن سنگھ ولد ... سنگھ قوم مہاجن ساکن کلر ... تحصیل کہوٹہ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی شودرشن سنگھ مذکور پر تعمیل سمن تمام ذرائع سے ہونی مشکل ہے۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام شودرشن سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر شودرشن سنگھ مذکور تاریخ ماہ ... ۱۹۴۸ء کو مقام گوجر خاں حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۶ ماہ اگست ۱۹۴۸ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت — بدستخط حاکم

ہر کاروبار کیلئے چھپے چھپائے رجسٹر و سامان سٹیشنری

تھوک و پرچون خریدنے کا پتہ
ٹیلیفون نمبر ۵۸۷
لائن پریس سٹیشنری ڈپو ہسپتال روڈ لاہور

حب اٹھرا جڑوڑ

حمل گر جانا مردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مندرجہ ذیل امراض سے فوت ہو جانا بشرطیکہ ورثتے ... دو دلیلی۔ غشی۔ نمونیہ۔ ہیضہ۔ سوکھا۔ زہر باد وغیرہ اس کے لئے ہماری تیار کردہ مجرب و مستند حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ استعمال سے ... خوبصورت پیدا ہو کر والدین کے لئے باعث ... موجب ہوتا ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ یکمشت منگوانے پر تیس روپے بارہ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

فرینڈ لنک ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ

اپنے دوستوں کے ہمراہ
فرینڈ لنک مینشنز۔ ۳۔ ایبٹ روڈ لاہور
میں تشریف لاویں
جہاں ہر قسم کے پاکستانی و انگریزی کھانے خوش ذائقہ آئس کریم فرحت بخش چائے اور روح افزا شربت وغیرہ ہر وقت تیار ملتے ہیں
مستقل ماہوار کھانے والوں کے لئے خاص رعایت
پروپرائیٹر:- منور احمد (چودھری)

اب۔ دہلی۔ بمبئی۔ لاہور۔ علامہ حکیم سعید احمد پھلوری ماہر نبض کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ اب مایوس مریضوں کی امید گاہ ہے لہٰذا گھر کی تمام طبی ضروریات کیلئے اسے کاٹ کر اپنے پاس رکھو مایوس مریضوں کو دیا جائے۔ منیجر دہلی دواخانہ بالمقابل اڈہ تانگہ لوہاری گیٹ لاہور

رنگون کے سوا اصلاتی سلسلوں پر باغیوں کا قبضہ

اشتمالی عوامی نظام حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں

لنڈن ۹ ستمبر۔ اب اشتمالیوں کے زیر قیادت باغیوں نے رنگون کے باہر تمام مواصلاتی سلسلوں پر اپنا قبضہ جما لیا ہے حکومت کی مشین صرف دارالحکومت میں اچھی طرح کام کر رہی ہے لیکن وہاں بھی کابینہ کے ممبر دائمی محافظوں کے سایہ میں رہتے اور کام کرتے ہیں۔

باغیوں نے برما کی اقتصادی زندگی کو بھی گرفت میں لانا شروع کر دیا ہے انہوں نے چاول کی اہم صنعت میں گڑبڑ پیدا کر دی ہے اس صنعت میں ملک کی ۷۰ فیصدی زراعت اور قومی آمدنی کا ایک بڑا حصہ شامل ہے ماندلے کے شمال میں انہوں نے اپنا سکہ چلا دیا ہے اس صورت حال کا انکشاف کرتے ہوئے اخبار نیوز کرانیکل کا نامہ نگار جیک پرسیوال رنگون سے ایک برقیہ میں رقمطراز ہے کہ اس بغاوت کو ابھی تک خانہ جنگی کی حیثیت

ہے کہ اس بغاوت کو ابھی تک خانہ جنگی کی حیثیت حاصل ہے۔ لیکن اشتمالی نسلی چینی اقتصادی ابتری اور حکومت کے اثر کی شکست سے فائدہ اٹھا کر ایک بالکل نئے قسم کا نظام حکومت قائم کرنیکی تجویز کر رہے ہیں۔ پارلیمنٹ کے ۲۰ سے زیادہ ممبر جنہوں نے ۱۸ ماہ پیشتر نئے آئین سے وفاداری کا حلف اٹھایا تھا اس وقت حکومت کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ۱۵ اور ممبر گرفتار ہو کر سزائے قید بھگت رہے ہیں (اسٹار)

یورپین باشندے حیدرآباد کو خیرباد کہنے لگے

حیدرآباد ۹ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانیہ کینیڈا آسٹریلیا اور امریکہ کے حیدرآباد میں مقیم باشندوں کو وہاں سے فوری طور پر واپس بلانے کا انتظام کیا جا رہا ہے تین خاص قسم کے ہوائی جہاز انہیں ریاستی حدود سے باہر پہنچانے کے کام کے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ یورپین ممالک کے باشندوں کی تعداد دو سو کے قریب بتائی جاتی ہے

تاریخ اور جغرافیہ کے نصاب میں تبدیلی

لاہور ۹ ستمبر۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے امتحان مڈل سکول ۱۹۴۹ء کے لئے تاریخ اور جغرافیہ کا مروجہ نصاب بدل دیا گیا ہے۔ نئے نصاب کی نقول سکولوں کے ڈسٹرکٹ انسپکٹروں اور انسپکٹرسوں کو سکول میں تقسیم کرنے کے لئے بھیج دی گئی ہیں۔

واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہودی عارضی صلح کی خلاف ورزی میں عربوں سے بازی لے گئے ہیں

پریس کانفرنس میں اتحادی قوموں کے ایک ترجمان کا اہم بیان

یروشلم ۹ ستمبر۔ جمعیت اقوام کے پریس ترجمان مسٹر ہملٹن الیگزنڈر فشر نے ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے بتایا کہ صلح کی نگرانی کے مرکزی بورڈ نے سلامتی کونسل کو ان حالات و واقعات سے مطلع کر دیا ہے۔ جو عارضی صلح کی ان خلاف ورزیوں سے متعلق ہیں جن کا ارتکاب یہودی بین الاقوامی صلیب احمر کے علاقے پر قبضہ کے دوران میں کرتے رہے ہیں بیان کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر فشر نے کہا اگرچہ عارضی صلح کی نگرانی کے سلسلے میں مرکزی بورڈ ہر چہار طرف سے ہدف ملامت بنا رہا ہے لیکن لوگ اس مجبوری کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ بورڈ کے پاس کوئی فوج وغیرہ نہیں ہے۔ وہ صرف یہی کر سکتا ہے کہ طرفین کی جارحانہ سرگرمیوں کو رائے عامہ کے نوٹس میں لاتا رہے۔ واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عربوں کی نسبت یہودی عارضی صلح کی زیادہ خلاف ورزی کرتے رہے ہیں اور دنیا پر یہ بات آشکار ہوتی جا رہی ہے کہ فلسطین کا مسئلہ وہ کچھ نہیں ہے کہ جس طرح آج تک یہودی اس کو پیش کرتے رہے ہیں۔

مسٹر فشر نے مزید کہا اتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ آجکل سمجھوتہ کے لئے ایک سکیم تیار کر رہے ہیں جس کے متعلق وہ جمعیت اقوام کی جنرل اسمبلی میں رپورٹ پیش کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ بیان کیا ہوگا۔ لیکن میں یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ یو۔ این۔ او فلسطین میں وسیع پیمانے پر جنگ چھڑنے کے امکانات کو دور کرنے کی کوشش کریگی ۱۵ ستمبر کو پیرس روانہ ہونے سے قبل کاؤنٹ برناڈوٹ جو آجکل اسکندریہ میں ہیں کہ جہاں عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے عرب اور یہودی لیڈروں سے ان کے دارالحکومتوں میں جا کر ایک بار پھر بات چیت کریں گے۔ (اسٹار)

عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس

صیہونیوں کی حامی حکومتوں کیخلاف کارروائی پر غور و خوض

اسکندریہ ۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کل رات عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اہم اور نازک اجلاس میں اس وقت صیہونیوں کو امداد دینے والی یا آئندہ ممکن طور پر ان کی مدد کرنے والی حکومتوں کے خلاف سیاسی اور اقتصادی پابندیاں لگانے کے سوال پر غور و خوض کیا گیا۔ نیز عسکری صورت بھی زیر بحث آئی۔

کل کاؤنٹ برناڈوٹ نے الگ الگ عرب وفود سے ملاقات کی اور معلوم ہوا ہے کہ ان سب نے یہ شرط پیش کی کہ ثالث کے ساتھ مزید گفت و شنید شروع ہونے سے قبل تمام عرب مہاجرین اپنے اپنے گھروں میں بسائے جائیں۔ پیاگینیوں کی اعلیٰ کونسل کی صدارت کرینگے دعوت نامہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کاؤنٹ برناڈوٹ نے اشارۃً کہا کہ "میں اس خیال کو پسند کرتا ہوں اور میں اس پر عزام پاشا سے گفت و شنید کرونگا"۔ سیاسی کمیٹی کے اجلاس پر تبصرہ کرتے ہوئے کل شام کے وزیر اعظم جمیل مردام بے نے کہا "سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے اور صورت حال ابھی اور بہتر ہو گی"

فلسطین کے متعلق یمن کے نمائندہ امیر سیف الاسلام عبداللہ نے کہا کہ "ہم اپنے جائز حقوق حاصل کرنے کے مطالبہ پر قائم رہینگے اور کسی حال میں بھی ان پر مفاہمت منظور نہیں کرینگے۔ جب تک حق ہمارے ساتھ ہے ہم خدا کی مرضی سے فاتح ہی ہوں گے"۔ (اسٹار)

صوبہ سرحد اور مغربی پنجاب میں عمارتی لکڑی کی صنعت

کراچی ۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان صوبہ سرحد اور مغربی پنجاب میں لکڑی اور عمارتی لکڑی کی صنعت کو ترقی دینے کے سوال پر اپنی توجہ منعطف کر رہی ہے اس صنعت کی ترقی کے لئے دونوں صوبوں کی حکومتوں نے خود بھی سکیمیں تیار کر رکھی ہیں۔ اور وہ ان پر باہمی تعاون اور حکومت پاکستان کے صلاح و مشورہ سے عمل کر رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس صنعت کی ترقی کے دو پہلو ہیں ایک جنگلات کو ترقی دینا اور انہیں محفوظ رکھنا۔ دوسرے لکڑی کی اشیاء تیار کرنے کیلئے فیکٹریاں قائم کرنا۔ اگرچہ اس وقت پاکستان سخت لکڑی کی قلت کا سامنا کر رہا ہے لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اس ملک میں لکڑی کی صنعت کا مستقبل بہت روشن ہے توقع ہے کہ جب ان اسکیموں پر عمل کیا جائیگا۔ تو پاکستان سخت لکڑی کے لئے خود کفیل ہو جائے گا۔ اور اس قابل ہو جائے گا۔ کہ عمارتی لکڑی اور اسکی مصنوعات برآمد کر سکے (اسٹار)

پاکستان کی طرف سے ہندوستان میں ایک ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر کیا جائے گا

نئی دہلی ۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان ہندوستان میں عنقریب ایک اور ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر کرنے والی ہے جس کا دفتر کلکتہ میں کھولا جائیگا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ آجکل میجر جنرل عبدالرحمٰن ہندوستان میں پاکستان کے اکیلے ہی ڈپٹی ہائی کمشنر ہیں اور آپ کا ہیڈ کوارٹر شملے میں ہے (اسٹار)

"لیجنۃ العربیہ کا طوفانی دستہ"

عمان ۹ ستمبر اسٹار کے نامہ نگار مقیم عمان کو معلوم ہوا ہے کہ شرق اردن کی وزارت دفاع جلد ہی لیجنۃ العربیہ کا ایک "طوفانی دستہ" قائم کرنے والی ہے۔ جو کمانڈو کے فرائض سرانجام دیگا (اسٹار)

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کا اجلاس

لنڈن ۹ ستمبر۔ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کے اجلاس کی تیاریاں عملی طور سے اب پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہیں۔ اسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اکتوبر کا دوسرا ہفتہ شروع ہونے پر مذاکرات کے اجراء کی توقع کی جا رہی ہے۔

اس موقعہ پر دولت مشترکہ کے ملکوں کی انفرادی دلچسپی اور مجموعی طور پر دولت مشترکہ سے تعلق رکھنے والے کثیر تعداد میں موضوعات پر بے تکلفی کے ساتھ تبادلہ نظریات کیا جائیگا۔ (اسٹار)

جٹ اور راکٹ کے روسی تجربات

لندن ۹ ستمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس کے ہوابازی سے متعلق سائنسدان ۶۸۲ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑنے والے ایک نشست کے جٹ سے چلنے والے جہازوں کا تجربہ کر رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ سائنسدان راکٹ سے چلنے والے جہاز اور بم وی ۲ قسم کے بم اور جرمنی کے اڑن بموں کی قسم کے بغیر ہواباز چلنے والے جہازوں کا بھی تجربہ کر رہے ہیں (اسٹار)

مرکزی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس

لاہور ۹ ستمبر آج یہاں مہاجرین کی مرکزی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں مہاجرین کی عام حالت اور مختلف علاقوں میں ان کی آبادکاری کے کام کا جائزہ لیا گیا۔

حکومت پاکستان کے وزیر مہاجرین خواجہ شہاب الدین نے اجلاس کی صدارت کی۔